سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بے شمار فضائل ومناقب کے مالک ہیں۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر ہیں۔ نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی رہے۔ رفیق ہجرت، انیس غار اور سفر وحضر کے ساتھی ہیں۔ تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ قبر میں بھی ساتھی ہیں، جنت میں بھی ساتھ ہوں گے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو افضل الصحابہ اور اعلم الصحابہ کا اعزاز حاصل ہے۔ (بخاری: ۳۶۹۷، ۴۶۶) اسی طرح متواتر روایت کے مطابق سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کی افضلیت کا اقرار کیا کرتے تھے۔ (بخاری: ۳۶۷۱، ۳۷۱۱) آپ کو سبقت اسلام کا شرف حاصل ہے۔ (مسلم: ۸۳۲) آپ کے ایمان کی گواہی خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔ (بخاری: ۳۶۹۰، مسلم: ۲۳۸۸) آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔ (بخاری: ۳۶۶۲، مسلم: ۲۳۸۴) آپ ان خوش نصیبوں میں سے ہیں، جنہیں جنت کے آٹھوں دروازوں سے بلایا جائے گا۔ (بخاری: ۳۶۶۶، مسلم: ۱۰۲۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی آپ کو مصلیٰ امامت پر کھڑا کیا۔ (بخاری: ۶۶۴، مسلم: ۴۱۸) اسلام کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ مہاجرین وانصار نے آپ کا انتخاب کیا۔ (بخاری: ۶۸۳۰) غلبہ اسلام کے لیے بے شمار قربانیاں دیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد کیا۔ (بخاری: ۳۷۵۴) ایک موقع پر گھر کا سارا مال ومتاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نچھاور کر دیا۔ (ابو داود: ۱۶۷۸،

وسندہ حسن) نبی کریم ﷺ کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔(بخاری: ۳۹۰۸) رسول اللہ ﷺ نے کئی دفعہ آپ کو جنتی ہونے کی بشارت سنائی۔(بخاری: ۳۶۷۴، مسلم: ۲۴۰۳) نبی کریم ﷺ نے آپ کو اپنا بھائی اور ساتھی فرمایا۔(بخاری: ۳۶۵۶) ایک دفعہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مابین تلخ کلامی ہوگئی، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے معافی مانگی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پس و پیش سے کام لیا، تو نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: کیا آپ لوگ میری خاطر میرے ساتھی کو معاف نہیں کر سکتے، کیا آپ لوگ میری خاطر میرے ساتھی کو معاف نہیں کر سکتے؟ (ایک وقت تھا کہ) میں نے کہا تھا: اے لوگو! مجھے آپ سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے، تو آپ سب نے میری تکذیب کی، مگر ابو بکر نے میری تصدیق کی۔(بخاری: ۴۶۴۰) نبی کریم ﷺ نے آپ کو ''صدیق'' کے لقب سے نوازا۔(بخاری: ۳۶۷۵) یہ لقب آپ کی ذات کے ساتھ لازم و ملزوم ہو چکا ہے۔ تمام امت، ائمہ دین کبار فقہاء اور علمائے کرام کے یہاں یہ لقب آپ کے اعزاز کے طور پر بیان ہوتا آ رہا ہے۔

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأَئِمَّةُ عَلٰى تَسْمِيَتِهٖ صِدِّيقًا.

''ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لقب ''صدیق'' پر ائمہ مسلمین کا اجماع ہے۔''

(تهذيب الأسماء واللّغات: 2/181)

❀ علامہ زرکشی رحمہ اللہ (۷۹۴ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى تَسْمِيَةِ أَبِي بَكْرٍ صِدِّيقًا كَمَا أَجْمَعُوا عَلٰى تَسْمِيَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ''صدیق'' لقب پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے، جیسا کہ

مسلمانوں کا اجماع ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کا نام ''محمد'' ہے۔''

(تشنيف المَسامع : 831/4)

ایک دفعہ عقبہ بن ابی معیط نے نبی کریم ﷺ کے گلو اطہر میں چادر ڈال کر بھینچا، تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فوراً دفاع کے لیے آگے بڑھے اور اسے کندھے سے پکڑ کر دور کیا۔ (بخاری : ٣٨٥٦) سردار مکہ ابن دغنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف وستائش کی اور آپ کے فضیلت اور اہمیت کا اقرار کرتے ہوئے آپ کو معاشرے کا مفید فرد قرار دیا۔ (بخاری : ٣٩٠٥) صحابہ کرام اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ اہل اسلام کو ابوبکر اور آپ کی آل کی وجہ سے بے شمار برکات نصیب ہوئیں۔ (بخاری : ٣٣٤، مسلم : ٣٦٧) آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کا کھانا بابرکت تھا، صحابہ نے گواہی دی کہ ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے گھر سے کھانا کھایا، ہم ایک لقمہ اٹھاتے، تو کھانا بڑھ جاتا، حتی کہ ہم نے سیر ہو کر کھانا کھایا، مگر کھانا پہلے سے زیادہ ہو چکا تھا۔ (بخاری : ٦٠٢، مسلم : ٢٠٥٧) آپ رضی اللہ عنہ فصیح اللسان اور فی البدیہہ خطیب تھے۔ (بخاری: ٦٨٣٠) آپ کے کئی بلیغ خطبات کتب حدیث میں مذکور ہیں۔

رسولِ اکرم ﷺ مرض الموت میں باہر تشریف لائے، آپ ﷺ نے سر کو کپڑے سے باندھ رکھا تھا۔ آپ ﷺ منبر پر بیٹھے، اللہ کی تعریف وثنا کی، پھر فرمایا: ابوبکر سے زیادہ احسان مجھ پہ کسی نے نہیں کیے، مال کا احسان ہو یا جان کا۔ میں اگر کسی کو خلیل بناتا، تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلام کی خُلّت زیادہ بہتر ہے، ابوبکر کے علاوہ اس مسجد کی طرف کھلنے والی ہر کھڑکی بند کر دو۔ (صحيح البخاري : 467، 3654)

❀ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ ابوبکر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بلائیں، میں خلافت لکھ دیتا ہوں پھر ارادہ ترک کر دیا فرمایا:

يَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ .

''خلافت کے لئے ابوبکر کے علاوہ کسی کا نام آیا، تو اللہ تعالیٰ اور مومن انکار کر دیں گے۔''

(مسند الإمام أحمد : 144/6 ، صحیح مسلم : 2387)

اہل بیت سے والہانہ عقیدت ومحبت رکھتے تھے اور ان کے حقوق کا پورا پورا لحاظ رکھتے تھے۔ بلکہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ اہل بیت کے حقوق کی رعایت اور ان کا احترام واکرام کرتے ہوئے محمد ﷺ سے والہانہ محبت وعقیدت کا اظہار کریں۔ (بخاری : ۳۷۱۳)

آپ رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نبی کریم ﷺ کے قرابت داروں سے بے حد شفقت ومحبت اور احترام واکرام والا معاملہ کرتی تھیں۔ (بخاری: ۳۵۰۳)

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ، وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِّنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ، فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي .

''ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت ومرتبہ کے اقراری ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اہل بیت کی قرابت داری اور ان کے حقوق کا ذکر کیا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نبی کریم ﷺ کے قرابت داروں سے حسن سلوک مجھے اپنے عزیز و اقارب سے زیادہ عزیز ہے۔''

(صحيح البخاري : 3711، 3712، صحيح مسلم : 1758)

❁ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ (عمر رضی اللہ عنہ) کو آپ کے ساتھیوں (رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (جنت میں) جگہ دے گا، کیوں کہ میں اکثر نبی کریم ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ میں، ابوبکر اور عمر گئے، میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابوبکر اور عمر نکلے۔''

(صحيح البخاري : 3685، صحيح مسلم : 2389)

واحد خلیفہ تھے، جنہوں نے مرتدین کے خلاف جہاد کیا۔ (بخاری: ۷۲۸۴، مسلم: ۲۱) دو گتوں کے درمیان قرآن مجید جمع کروایا۔ (بخاری: ۴۹۸۶) اور ''جامع القرآن'' کہلائے۔

❁ فرمانِ الٰہی: ﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقٰى﴾ (الليل : ١٧) ''عنقریب جہنم سے بڑے پرہیزگار کو بچالیا جائے گا۔'' سے مراد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

❁ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۰ھ) فرماتے ہیں:

يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ، فِي قَوْلِ الْجَمِيعِ.

''تمام مفسرین کے مطابق اس سے مراد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔''

(تفسير البغوي : 448/8)

❁ علامہ فخر رازی رحمہ اللہ (۶۰۶ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُفَسِّرُونَ مِنَّا عَلٰى أَنَّ الْمُرَادَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

''ہمارے مفسرین کا اجماع ہے کہ اس سے مراد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

(تفسير الرّازي : 187/31)

❀ امام وکیع ابن الجراح رحمہ اللہ (۱۹۷ھ) فرماتے ہیں:

لَوْلَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَذَهَبَ الْإِسْلَامُ .

''ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے، تو اسلام مٹ جاتا۔''

(فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل : 111، 114، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ (۲۶۴ھ) اور امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (۲۷۷ھ) نے اہل سنت کا متفقہ عقیدہ یوں بیان کیا ہے:

أَدْرَكْنَا الْعُلَمَاءَ فِي جَمِيعِ الْأَمْصَارِ حِجَازًا وَّعِرَاقًا وَّشَامًّا وَّيَمْنًا فَكَانَ مِنْ مَذْهَبِهِمْ : ...... خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَهُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ .

''ہم نے حجاز، عراق، شام اور یمن کے تمام علاقے کے اہل علم کو دیکھا، ان کا مذہب تھا کہ...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر بن خطاب، پھر عثمان بن عفان، پھر علی بن ابی طالب علیہم السلام۔ یہ سب ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ہیں۔''

(أصول مذهب أهل السنة)

❀ عباسی علما کا اجماعی عقیدہ ہے:

يَجِبُ أَنْ يُحَبَّ الصَّحَابَةُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ، وَنَعْلَمُ أَنَّهُمْ خَيْرُ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّ خَيْرَهُمْ كُلِّهِمْ وَأَفْضَلَهُمْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

''ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ سے محبت کی جائے، ہم جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد صحابہ امت کے بہترین افراد ہیں۔ نیز رسول اللہ ﷺ کے بعد امت میں سب سے افضل اور بہترین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر بن خطاب، پھر عثمان بن عفان، پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔''

(المُنْتَظَم في تاريخ المُلُوك والأمَم لابن الجَوزي: 281/15، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ أَهْلُ السُّنَّةِ: أَفْضَلُهُمْ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ.

''اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ صحابہ میں سب سے افضل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔''

(شرح النووي: 148/15)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

أَفْضَلُ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ بَعْدَ الرُّسُلِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

''رسولوں کے بعد افضل الاولیاء سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔''

(الفتاوى الكبرىٰ: 401/2)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) نقل کرتے ہیں:

إِجْمَاعُ عُلَمَاءِ السُّنَّةِ عَلٰى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ مِنْ عَلِيٍّ، وَمَا عَلِمْتُ أَحَدًا مِّنَ الْأَئِمَّةِ الْمَشْهُورِينَ يُنَازِعُ فِي ذٰلِكَ.

''علمائے اہل سنت کا اجماع ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ علم والے ہیں اور میں (ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ) نہیں جانتا کہ کسی مشہور امام نے اس بارے میں کوئی اختلاف کیا ہو۔''

(الفتاوی الکبریٰ: 430/4، مجموع الفتاویٰ: 399/4، منہاج السّنۃ: 502/7)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

رَأَيْتُ كَأَنَّ ثَلَاثَةَ أَقْمَارٍ سَقَطْتْ فِي حُجْرَتِي، فَسَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنْ تَصْدُقْ رُؤْيَاكِ يُدْفَنُ فِي بَيْتِكِ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ ثَلَاثَةٌ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ، قَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ: يَا عَائِشَةُ، هٰذَا خَيْرُ أَقْمَارِكِ، وَهُوَ أَحَدُهَا.

''میں نے خواب دیکھا کہ تین چاند میرے حجرے میں گرے ہیں۔ میں نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے تعبیر پوچھی، تو فرمایا: عائشہ! اگر آپ کا خواب سچا ہے، تو (اس کی تعبیر یہ ہے کہ) آپ کے گھر میں کائنات کے تین بہترین لوگ دفن ہوں گے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور دفن ہوئے، تو مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عائشہ! آپ کے چاندوں میں سے سب سے بہترین چاند یہ ہیں۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ) ان چاندوں میں سے ایک ابو بکر رضی اللہ عنہ خود بھی تھے۔''

(المستدرك للحاكم: 4400، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا:

أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنِّي قَدْ وُلِّيتُ عَلَيْكُمْ وَلَسْتُ بِخَيْرِكُمْ، فَإِنْ أَحْسَنْتُ فَأَعِينُونِي، وَإِنْ أَسَأْتُ فَقَوِّمُونِي، الصِّدْقُ أَمَانَةٌ، وَالْكَذِبُ خِيَانَةٌ، وَالضَّعِيفُ فِيكُمْ قَوِيٌّ عِنْدِي حَتّٰى أُرِيحَ عَلَيْهِ حَقَّهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَالْقَوِيُّ فِيكُمْ ضَعِيفٌ عِنْدِي حَتّٰى آخُذَ الْحَقَّ مِنْهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَا يَدَعُ قَوْمٌ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا ضَرَبَهُمُ اللّٰهُ بِالذُّلِّ، وَلَا تَشِيعُ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِالْبَلَاءِ، أَطِيعُونِي مَا أَطَعْتُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَإِذَا عَصَيْتُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَلَا طَاعَةَ لِي عَلَيْكُمْ، قُومُوا إِلٰى صَلَاتِكُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ.

''امابعد! لوگو! مجھے تم پر امیر مقرر کیا گیا ہے، جبکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں، اگر میں اچھا کروں، تو میرے مدد کرنا اور اگر غلط جاؤں، تو مجھے درست کر دینا۔ سچ امانت ہے اور جھوٹ خیانت۔ جو آپ میں کمزور شخص ہے، وہ میرے نزدیک قوی ہے، ان شاء اللہ میں اسے اس کا پورا حق دوں گا اور جو آپ میں قوی ہے، وہ میرے نزدیک کمزور ہے، ان شاء اللہ میں اس سے (شرعی) حق وصول کروں گا۔ جو قوم جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ دیتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے رسوا کر دیتا ہے اور جس قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو مصائب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں رہوں،

میرے اطاعت کرتے رہنا اور جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں، تو آپ پر میرے اطاعت نہیں ہے۔ اب آپ نماز کے لیے کھڑے ہو جائیں، اللہ آپ سب پر رحم کرے۔''

(سيرة ابن هشام : 318/4، وسندهٗ حسنٌ)

✿ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(البداية والنّهاية : 415/9)

✿ سالم بن ابی حفصہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''میں نے ابوجعفر محمد بن علی (باقر رحمہ اللہ) اور جعفر بن محمد (صادق رحمہ اللہ) سے سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: سالم! ان سے محبت رکھیے اور ان کے دشمنوں سے اظہارِ برأت کیجئے، کیونکہ وہ دونوں ہدایت کے امام تھے، سالم کہتے ہیں: مجھے جعفر بن محمد صادق رحمہ اللہ نے یہ بھی کہا: سالم! بھلا بندہ اپنے دادا کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے دادا ہیں، مجھے قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو، اگر میں ان (سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) سے محبت نہ رکھوں اور ان کے دشمنوں سے اظہار برأت نہ کروں۔''

(الاعتقاد للبيهقي : 506، وسندهٗ حسنٌ)

✿✿✿✿✿✿✿